لَن يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِن يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنكُمْ ط (سورۃ حج: ۳۷)

قربانی

احکام ومسائل

اور

اجتماعی قربانی

حضرت مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

مہتمم: جامعہ بنوریہ سائٹ، کراچی

الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ

سائٹ کراچی، پاکستان فون 021-32575229 - 021-32575228

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

قربانی کی ابتدا:

انسان کی تاریخ جتنی پرانی ہے قربانی کی تاریخ بھی تقریباً اتنی ہی پُرانی ہے انسانی تاریخ میں سب سے پہلی قربانی آدم علیہ والسلام کے دو بیٹوں ہابیل اور قابل کی قربانی ہے، قرآن کریم نے اس قربانی کو اسطرح ذکر کیا۔

وَاتْلُ عَلَیْہِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِ ہِمَا وَلَمْ یُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ۔

(سورۃ المائدۃ آیت نمبر ۲۷)

ترجمہ: اور انکو آدم علیہ السلام کے دو (2) بیٹوں کا قصہ بھی ٹھیک ٹھیک سنا دیجئے جب ان دونوں نے قربانی کی تو ایک کی قربانی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہیں ہوئی۔

دراصل ایک نے جسکا نام ہابیل تھا دل کی آمادگی سے اللہ کی رضاء کی خاطر بہترین دنبے کی قربانی پیش کی اور دوسرے نے جس کا نام قابیل تھا بے دلی سے ناکارہ غلے کا ایک ڈھیر پیش کردیا۔ ہابیل کی قربانی کو آسمانی آگ نے جلا ڈالا اور یہ مقبولیت کی علامت تھی۔

یہ تو انسان کی پہلی قربانی تھی، لیکن ہم جو ہر عیدالاضحیٰ پر جانورون کی قربانی کرتے ہیں یہ حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کی قربانی کی یادگار

ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ اب آیئے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ واسلام جلیل القدر نبی و پیغمبر ہیں۔ اولاد آدم کی سب سے عظیم قربانی سید نا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں اپنے بیٹے کی ذبح کر رہا ہوں۔ نبیوں کا خواب سچا اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا تھا، چنانچہ صبح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے فرمایا بیٹے میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس میں میں اپنے ہاتھ سے تجھے بحکم الٰہی ذبح کر رہا ہوں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے۔

يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى

ترجمہ: اے میرے بیٹے میں دیکھتا ہوں خواب میں کہ میں آپ کو ذبح کرتا ہوں پس بیٹا اسماعیل آپ کی کیا رائے ہے؟ بیٹے نے کیا ہی خوب جواب دیا۔

يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ۔

(سورۃ الصفات آیت نمبر 107)

ترجمہ: اے میرے ابا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے اس پر عمل کر گزریے آپ مجھے انشاء اللہ صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مکہ مکرمہ سے لیکر چلے اور منٰی میں جاکر ذبح کرنے کی نیت سے ایک چھری ساتھ لی جب منٰی میں داخل ہونے لگے آپؑ کے بیٹے کو شیطان بہکانے لگا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پتہ چلا تو شیطان کو اللہ اکبر کہہ کر سات کنکریاں

ماریں جسکی وجہ سے وہ زمین میں دھنس گیا دونوں باپ بیٹے آگے بڑھے تو پھر زمین نے اسکو چھوڑ دیا کچھ دور جاکر شیطان پھر بہکانے لگا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پھر اسے اللّٰہ اکبر کہہ کر سات کنکریاں ماریں وہ پھر زمین میں دھنس گیا یہ دونوں آگے بڑھے زمین نے اسکو چھوڑ دیا تو یہ شیطان پھر سے ورغلانے لگا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پھر اسے اللّٰہ اکبر کہہ کر سات کنکریاں ماریں پھر وہ زمین میں دھنس گیا اسکے بعد آگے بڑھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو پیشانی کی بل لٹادیا۔

ایک بزرگ نے فرمایا تیسری دفعہ شیطان عورت کی شکل میں حضرت ہاجرہ عیلہما السلام کے پاس آیا اور کہا تم کو معلوم ہے یہ اسماعیل کو کہاں لیکر گئے ہیں؟ حضرت ہاجرے نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے دوست سے ملانے گئے ہیں؟ تو شیطان نے کہا وہ تو اسکو ذبح کرنے لے گئے ہیں۔ حضرت ہاجرہ نے فرمایا ایسا نہیں ہو سکتا تو شیطان خبیث کے منہ سے نکل گیا اللہ کا حکم ہے۔ حضرت ہاجرہ کا جواب یہ تھا: اگر اللہ نے حکم دیا ہے تو ایک اسماعیل کیا سو (100) اسماعیل بھی قربان ہیں۔ اسکے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو پیشانی کے بل لیٹا دیا، ابھی ذبح کرنے نہ پائے تھے کہ آسمان سے آواز آئی یا ابراہیم قد صدقت الریاء۔ یعنی اے ابراہیم تم نے اپنا خواب سچا کر دیکھایا پھر اللہ نے ایک مینڈھا بھیجا جسے اپنے بیٹے کی جانب سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کر دیا۔ ذبح تو کیا مینڈھا اور ثواب مل گیا بیٹے کی قربانی کا۔

یہ واقعہ قربانی کی ابتداء اسی قربانی کی یادگار میں اہلِ ایمان ہر سال جانور کی

قربانی کرتے ہیں۔ حج کے موقعہ پر جو کنکریاں ماری جاتی ہیں، ان کی ابتدا بھی اسی واقعہ سے ہوتی ہے ان ہی تین جگھوں میں کنکریاں مارتے ہیں جہاں شیطان زمین میں دھنس گیا تھا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی رضاء کیلئے جانوروں کی قربانی کرنا عبادت میں شمار ہو گیا۔

چنانچہ حضرت محمد ا کی امت کیلئے بھی قربانی مشروع کی گئی ہر صاحب حیثیت پر قربانی واجب ہے اور اگر کسی کی اتنی حیثیت نہ ہو اور قربانی کر دے تب بھی عظیم ثواب کا مستحق ہو گا۔

قربانی کی فضیلت اور اہمیت

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اکر ا نے مدینہ منورہ میں دس (10) سال قیام فرمایا اور ہر سال پابندی سے قربانی فرماتے تھے۔

(مشکوٰۃ جلد 1 صفحہ 129)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ا نے فرمایا کہ بقر عید کے دن قربانی کا خون بہانے سے بڑھ کر کوئی عمل اللہ کے نزدیک محبوب نہیں ہے اور بلاشبہ قربانی کرنے والا قیامت کے دن اپنی قربانی کے سینگوں اور بالوں اور کھروں کو لیکر آئے گا (یعنی یہ حقیر اشیاء بھی اپنے وزن اور تعداد کے اعتبار سے ثواب میں اضافہ ور اضافہ کا سبب بنیں گی اور (یہ بھی) فرمایا کہ بلاشبہ قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نزدیک درجہ قبولیت حاصل کر لیتا ہے لہٰذا خوب خوش دلی سے قربانی کرو۔

(مشکوٰۃ جلد 1 صفحہ 128)

حضرت زید بن ارقمؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول ا یہ قربانیاں کیا ہیں؟

آپ انے ارشاد فرمایا یہ تمہارے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے صحابہؓ نے عرض کیا ہمارے لئے اسمیں کیا ثواب ہیم کیا اجر ہے؟ ہمیں قربانی کرنے پر کیا ملے گا؟ آپ انے ارشاد فرمایا کہ ہر بال کے بدلے ایک نیکی صحابہ نے عرض کیا اگر اون والا جانور ہو (یعنی دنبہ ہو جس کے بال بہت ہوتے ہیں) اسکے بارے میں کیا حکم ہے آپ انے فرمایا اسکے بھی ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔

(مشکوٰۃ جلد 1 صفحہ 129)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول انے فرمایا اللہ تعالیٰ کو عمل صالح جتنا ان دس دنوں میں محبوب ہے اتنا کسی دوسرے دن میں نہیں۔

(حوالہ مشکوٰۃ جلد 1 صفحہ نمبر 128)

خلاصہ: مذکورہ احادیث پاک سے معلوم ہوا عید الاضحیٰ کے دن خون بہانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل ہے پس جو عمل محبوب حقیقی کو محبوب ہو اسے کس قدر محبت اور اہتمام سے کرنا چاہیے اس دن کا خون بہانا ہمیں محبوب سے کتنا قریب لے جائے گا اور ہم پر سے کتنی مصیبتیں ٹل جائیں گی اسکا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے ان تین دنوں واجب قربانی نہ کرے اور اس کے بجائے میں اگر کوئی سونا چاندی خرچ کرے اللہ کے راستے میں یا درہم و دینار خرچ کرے یا اور خیر خیرات کے کام کرے رفاہی اداروں میں رقم دیں یہ اللہ

کو کچھ بھی پسند نہیں سوائے اسکے جانور کے گلے پر چھری پھیرے اللہ کو اولاد آدم کا یہ عمل پسند ہے۔

کیا قربانی معاشی تباہی کا ذریعہ ہے

جس مقصد کے تحت اللہ نے یہ قربانی واجب فرمائی تھی آج اسی کے بالکل برخلاف کہنے والے یہ کہہ رہے ہیں کہ صاحب! قربانی کیا ہے یہ قربانی (معاذ اللہ) خوامخواہ رکھ دی گی ہے لاکھوں روپیہ خون کی شکل میں نالیوں میں بہہ جاتا ہے اور معاشی اعتبار سے نقصان وہ ہے کتنے جانور کم ہو جاتے ہیں لہٰذا قربانی کرنے کے بجائے یہ کرنا چاہیے کہ جو لوگ غریب ہیں بھوک سے بلبلا رہے ہیں تو قربانی کا گوشت تقسیم کے بجائے وہ روپیہ پیسہ اسی غریب کو دیا جائے تاکہ اسکی ضروریات پوری ہو جائے۔ یہ پروپیگنڈا اتنی کثرت سے کیا جارہا ہے کہ پہلے زمانے میں تو صرف ایک مخصوص حلقہ تھا جو یہ باتیں کرتا تھا لیکن اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ شاید ہی کوئی دن خالی جاتا ہو جس میں کم از کم دو (2) چار (4) افراد یہ بات نہ پوچھ لیتے ہو کہ اگر ہم قربانی نہ کریں اور وہ رقم غریبوں میں تقسیم کر دیں تو اسمیں کیا حرج ہے؟

قربانی کی اصل روح!

ہر عبادت کا ایک موقع اور ایک محل ہوتا ہے مثلاً اگر کوئی شخص یہ سوچے کہ میں نماز نہ پڑھوں اور اسکے بجائے کسی غریب کی مدد کر دوں تو اس سے نماز کا فریضہ ادا نہیں ہو سکتا غریب کی مدد کرنے کا اجر و ثواب اپنی جگہ ہے لیکن جو

دوسرے فرائض ہیں وہ اپنی جگہ فرض و واجب ہے اور قربانی کے خلاف یہ جو پروپیگنڈا کیا گیا ہے کہ یہ معاشی بدحالی کا سبب ہے یہ عقل کے خلاف اور درحقیقت قربانی کے سارے فلسفے اور اسکی روح کی نفی ہے۔ قربانی کو مشروع ہی اس لئے کی گئی ہے کہ یہ کام تمہاری عقل اور سمجھ میں آرہا ہو یا نہ آرہا ہو پھر بھی یہ کام کرو اسلئے کہ ہم (اللہ تعالیٰ) نے اسکے کرنے کا حکم دیا ہے اور تم بندے یعنی ہمارے غلام ہو جس کا تقاضا یہ ہے کہ ہم جو ہیں بلا چون وچرا اسی پر عمل کر کے دکھاؤ۔ حاصل یہ کہ بندگی ہی یہ قربانی کی اصل روح ہے۔

قربانی کی جگہ قیمت خرچ کرنا

ایک بزرگ اہل اسی غلطی میں مبتلا تھے سہ ہمیشہ دام دیدیا کرتے اور قربانی نہ کرتے تھے ایک روز خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے سب کے پاس سواری ہے انکے پاس نہیں۔ انھوں نے سواری طلب کی تو جواب ملا کہ یہاں سواری کہاں سے آئے گی؟ دنیا میں جو لوگ قربانی کرتے تھے ان کو یہاں سواری ملتی ہے تم قربانی نہیں کرتے تھے، لہٰذا تمہارے لیے کوئی سواری نہیں یہ سن کر وہ بہت پریشان ہوئے فوراً توبہ کی اور قربانی کرنا شروع کر دیا۔

(خطبات حکیم الامت جلد 17)

چونکہ قربانی کا اصل مقصد جانور کا خون بہانا ہے، اسلئے قربانی کے ایام میں اگر کوئی شخص جانور کی قیمت صدقہ کردے یا اسکی جگہ غلہ، کپڑا محتاجوں کو دیدے تو اس سے حکم کی تعمیل نہ ہوگی اور ترک قربانی کا گناہ ہوگا اور ہر بال کے بدلے نیکی ملنے کی جو سعادت تھی اس سے بھی محرومی ہوگی۔ ایک حدیث میں

ارشاد ہے کہ حضور اقدس نے افرمایا

مَنْ وَجَدَ سِعَۃً لِأَنْ یُّضَحِّیَ فَلَمْ یُضَحِّ فَلَا یَحْضُرْ مُصَلَّانَا۔

(رواہ الحاکم اترغیب وترہیب جلد 2 صفحہ نمبر 103)

ترجمہ : جو شخص وسعت ہوتے ہوئے قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔ اس حدیث سے بھی قربانی کی بہت زیادہ تاکید معلوم ہے۔ حضور اقدس اکے پابندی سے قربانی کرنے اور اس کے لئے تاکید فرمانے کی وجہ سے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اہل وسعت پر قربانی کو واجب کہا ہے اور فرمایا کہ ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے۔

قربانی کس پر واجب ہے

قربانی ہر اس عاقل بالغ مقیم مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے جو نصاب کا مالک ہے یا اسکی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنا سامان ہے جس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کی برابر ہے یعنی ساڑھے سات (27½) تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اسکی قیمت کے برابر رقم ہو یا رہائش کے مکان سے زائد مکانات یا جائدادیں وغیرہ ہوں یا ضرورت سے زائد گھریلو سامان ہو جسکی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو یا مال تجارت اور شیئرز وغیرہ ہوں تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔

(ردالمختار جلد 7 صفحہ نمبر 312 کتاب الاضحیہ)

قربانی واجب ہونے کیلئے نصاب کے مال رقم یا ضرورت سے زائد سامان پر سال گزرنا شرط نہیں ہے اور تجارتی ہونا بھی شرط نہیں اگر کوئی شخص ذوالحجہ

کی بارویں 12 تاریخ کا سورج غروب ہونے سے پہلے نصاب کا مالک ہو جائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔ (فتاوی ہندیہ جلد 5 صفحہ 292) جس کے پاس رہائش کے مکان کے علاوہ زائد مکان موجود ہے خواہ تجارت کے لئے ہو یا نہ ہو ضروری مکان کے لئے پلاٹ کے علاوہ پلاٹ ہے ضروری سواری کے علاوہ دوسری گاڑیاں ہیں تو ایسا شخص قربانی کے حق میں صاحب نصاب ہے اس پر قربانی واجب ہے (حوالہ ایضًا) تجارتی سامان خواہ کوئی بھی چیز ہو اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو اسکے مالک پر قربانی واجب ہو گی۔

(فتاوی شامی جلد 2 صفحہ 298 البحر الرائق جلد 2 صفحہ 228)

قربانی کی حقیقت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ نے ایک موقع پر فرمایا: اصل میں قربانی کی حقیقت تو یہ تھی کہ بندہ خود اپنی جان کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتا مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت دیکھیے کہ ان کو یہ گوارا نہ ہوا اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ تم جانور ذبح کر دو یہی تمہارے لیے اپنی جان قربان کرنے کے برابر ہو گا۔

(خطبات حکیم الاسلام جلد 2 صفحہ 444)

قربانی کے جانور

بکرا، بکری، بھیڑ، دنبہ، گائے، بیل، بھینس بھینسا، اونٹ، اونٹنی، ان جانوروں کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی جائز نہیں اور انکے لئے بھی یہ شرط ہے کہ یہ وحشی نہ ہوں بلکہ پالتوں جن سے آدمی مانوس ہو۔ ہو گھوڑے مرغ

ہرن نیل گائے اور انڈا وغیرہ کی قربانی درست نہیں کیونکہ ان جانوروں کی قربانی آنحضرت اسے قولاً فعلاً تقریراً ثابت نہیں۔

(البدائع والصنائع جلد 5 صفحہ 79)

جانوروں کی عمریں

قربانی کے لئے جانور خریدتے وقت عام طور پر جانور کے دانت دیکھنے کا رواج ہے اگر کیرا ہے تو نہیں لیتے اور اگر کیرا نہیں ہے تو لیتے ہیں حالانکہ شریعت میں عمر کا اعتبار ہے دانت کا اعتبار نہیں ہے۔ بکرا ایک سال کا ہو، گائے بیل دو سال کے، اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے اگر مذکورہ جانوروں کی عمریں متعینہ عمر سے کم ہیں تو انکی قربانی جائز نہیں ہوگی۔

(البحر الرائق جلد 8 صفحہ 171)

اگر بھیڑ اور دنبہ چھ مہینے سے زیادہ اور ایک سال سے کم ہو مگر اتنا موٹا تازہ اور فربہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو اور سال بھر کے بھیڑ اور دنبوں میں اگر چھوڑ دیا جائے تو سال بھر سے کم کا نہ معلوم ہوتا ہو تو اسکی قربانی بھی جائز ہے اور اگر چھ مہینے سے کم کا ہو تو اسکی قربانی جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی موٹا تازہ ہو۔ یہ حکم ایک سال سے کم عمر کے صرف بھیڑ اور دنبہ کے بارے میں ہے۔ اگر بکرے کی عمر سال پورا ہونے میں ایک آدھے روز کم ہو تو اسکی قربانی درست نہیں ہوگی۔

(فتاوی شامی جلد 7 صفحہ 322)

جب کسی جانور کی عمر پوری ہونے کا یقین غالب ہو جائے تو اسکی قربانی کرنا

درست ہے ورنہ نہیں اور اگر کوئی جانور دیکھنے میں پوری عمر کا معلوم ہوتا ہے مگر یقین کے ساتھ معلوم ہے کہ اس کی عمر ابھی پوری نہیں ہے تو اسکی قربانی درست نہیں ہے۔ (البتہ اس سے دنبہ اور بھیڑ مستثنیٰ ہے)۔ کوئی جانور دیکھنے میں کم عمر معلوم ہوتا ہے مگر یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اسکی عمر پوری ہے تو اسکی قربانی درست ہے۔ (حوالہ ایضًا)

مسئلہ : اگر جانوروں کا فروخت کرنے والا پوری عمر بتاتا ہے اور ظاہری حالت سے اسکے بیان کی تکذیب نہیں ہوتی تو اس پر اعتماد کرنا جائز ہے۔ (ایضاً)

قربانی کے جانور میں کسی کو شریک کرنا

قربانی کے لئے کسی نے گائے خریدی اور خریدتے وقت یہ نیت کی کہ اگر کوئی اور مل گیا تو اسکو بھی گائے میں شریک کرلیں گے اور ساتھ میں قربانی کریں گے اسکے بعد کچھ اور لوگ اس گائے میں شریک ہوگئے تو یہ درست ہے اور اگر خریدتے وقت اسکی نیت کسی اور کو شریک کرنے کی نہ تھی بلکہ پوری گائے اپنی طرف سے قربانی کرنے کا ارادہ تھا تو اب اسمیں کسی اور کا شریک ہونا بہتر تو نہیں ہے لیکن اگر کسی کو شریک کرلیا تو دیکھنا چاہیے کہ جس نے شریک کیا ہے وہ امیر ہے اور اسپر قربانی واجب ہے یا غریب ہے جس پر قربانی واجب نہیں اگر امیر ہے تو درست ہے اور غریب ہے تو درست نہیں۔

(البدائع والضائع جلد 5 صفحہ 72)

قربانی کے حصے

بڑے جانور گائے بیل بھینس اور اونٹ اور اونٹنی میں سات (7) حصے ہیں

لہٰذا کسی بھی بڑے جانور میں سات افراد شریک ہو کر سات حصے قربانی کر سکتے ہیں البتہ یہ شرط ہے کہ کسی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو اور سب کی نیت قربانی یا عقیقہ کرنے کی ہو گوشت کھانے یا لوگوں کو دکھانے کی نیت نہ ہو اور اگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہے تو قربانی درست نہیں ہو گی اور ساتویں حصے سے کم ہونے کی صورت یہ ہے کہ ایک جانور میں سات سے زائد افراد شریک ہو جائیں۔ مثلاً ایک بڑے جانور میں آٹھ افراد شریک ہو جائیں تو ہر شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم ہو گا اور کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہو گی۔ (البحر الرائق جلد 8 صفحہ 174)

کون کون سے جانور کی قربانی درست ہے

چونکہ قربانی کا جانور بارگاہ خداوندی میں پیش کیا جاتا ہے اس لئے اس کا عمدہ موٹا تازہ صحیح سالم عیبوں سے پاک ہونا ضروری ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ حضور اقدس ا نے ہمیں حکم دیا کہ قربانی کے جانور کی آنکھ خوب اچھی طرح دیکھ لیں اور ایسے جانور کی قربانی نہ کریں جس کے کان کا پچھلا حصہ یا اگلا حصہ کٹا ہوا ہو اور نہ ایسے جانور کی قربانی کریں جس کا کان چیرا ہوا ہو یا جس کے کان میں سوراخ ہو۔

(ترمذی شریف)

مسئلہ: جس جانور کے سینگ پیدائشی طور پر نہ ہوں یا ایک سینگ بیچ میں سے ٹوٹ گیا ہو اسکی قربانی درست ہے۔ اگر سینگ جڑ سے اکھڑ گیا ہو، جسکا اثر دماغ پر ہونا لازم ہے تو اسکی قربانی درست نہیں۔

مسئلہ : اگر سینگ کے اوپر کا خول اتر گیا تو اسکی قربانی درست ہے

(فتاوی شامی جلد 7 صفحہ 323)

مسئلہ : خصی جانور کی قربانی درست ہے بلکہ افضل ہے کیونکہ اسکا گوشت اچھا ہوتا ہے حضورا نے خود ایسے جانور کی قربانی کی ہے۔

مسئلہ : جو جانور بالکل اندھا ہو یا بالکل کانا ہو یا ایک آنکھ کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ جاتی رہی ہو۔ یا ایک کان کا تہائی حصہ یا اس سے زیادہ کٹ گیا ہو یا دم کٹ گئی ہو یا اس کا ایک تہائی حصہ سے زیادہ کٹ گیا ہو یا اتنا دبلا جانور ہو کہ اسکی ہڈیوں میں گودا نہ ہو تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں۔ جو جانور تین پاؤں سے چلتا ہو اور چوتھا پاؤں رکھتا ہی نہ ہو یا چوتھا پاؤں رکھتا تو ہے مگر اس سے چل نہیں سکتا تو اسکی قربانی درست نہیں، البتہ اگر چاروں پاؤں سے چلتا ہے لیکن پاؤں میں کچھ لنگ ہے تو اسکی قربانی درست ہے۔

مسئلہ : اگر مادہ جانور کی قربانی کی اور اس کے پیٹ میں سے بچہ نکل آیا تب بھی قربانی ہو گی اگر وہ بچہ زندہ ہے تو اسکو بھی ذبح کر دے اگر قربانی کا جانور خرید لیا پھر اس میں کوئی عیب پیدا ہو گیا جسکی وجہ سے قربانی درست نہیں ہوتی تو اسکے بدلے دوسرا جانور خرید کر قربانی کرے ہاں اگر غریب آدمی ہو جس پر قربانی واجب نہیں تھی تو اسی کی قربانی کر دے۔

مسئلہ : کسی پر قربانی واجب تھی لیکن قربانی کے تینوں دن گزر گئے اور اس نے قربانی نہیں کی تو ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کر دے اور اگر بکری

خرید لی تھی تو وہی بکری بعینہٖ خیرات کردے۔

مسئلہ : جس جانور کی زبان کٹی ہوئی ہو جس کی وجہ سے وہ چارہ گھاس وغیرہ نہ کھا سکے تو اسکی قربانی درست نہیں۔

مسئلہ : جس جانور کے تھن خشک ہوگئے ہوں اسکی قربانی درست نہیں جس جانور کا تھن نہیں اسکی قربانی درست نہیں جس جانور کا تھن کٹا ہوا ہو یا زخمی ہو اسکی بھی قربانی درست نہیں۔

(فتاوی شامی جلد 7 صفحہ 324)

اگر قربانی کا جانور گابھن نکلے

اگر قربانی کے ارادے سے جانور خریدا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ گابھن ہے تو اس صورت میں اگر جانور خریدنے والا صاحب نصاب ہے تو وہ اس جانور کے بجائے دوسرا جانور خرید کر قربانی کر سکتا ہے اور گابھن جانور خود بھی پالنے کے لئے رکھ سکتا ہے اور اگر فروخت کرنا چاہے تو فروخت بھی کر سکتا ہے۔ اور اگر جانور خریدنے والا خود نصاب کا مالک نہیں تھا تو اس پر اسی جانور کی قربانی لازم ہوگی۔

(کفایت المفتی جلد 8 صفحہ 189)

قربانی کا گوشت

قربانی کا گوشت خود کھانا اور مالدار اور فقیر کو دینا اور سکھا کر رکھنا اور فریج میں محفوظ کرنا درست ہے۔ اگر کوئی مردہ وصیت کر گیا ہو کہ میرے طرف

سے قربانی کی جائے اور اس کی وصیت پر اسی کے مال سے قربانی کی گئی تو قربانی کے تمام گوشت کو خیرات کر دینا واجب ہے۔

بہتر یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کر لئے جائیں ایک حصہ اپنے گھر کیلئے، دوسرا حصہ رشتہ داروں اور دوست احباب کے لئے اور تیسرا حصہ فقراء اور محتاجوں کیلئے۔ لیکن اگر اہل وعیال زیادہ ہیں اور گوشت کی خود ضرورت ہے تو اپنے گھر کیلئے رکھ سکتا ہے اس میں کوئی گناہ نہیں۔ اگر کسی نے صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی ثواب کی نیت سے نہیں کی تو اسکی قربانی صحیح نہیں ہو گی ایسے آدمی کے لئے ضروری ہے کہ قربانی کے ایام میں ایک اور قربانی کرے۔

گوشت تول کر تقسیم کرنا

بڑے جانور میں اگر سات (7) افراد شریک ہیں تو گوشت تقسیم کرتے وقت تول کر تقسیم کرے، اندازے سے نہ کرے، ورنہ کوئی حصہ کم کوئی زیادہ ہونے کی صورت میں سود ہونے کی وجہ سے گناہ ہو گا۔ البتہ اگر گوشت کے ساتھ کلہ، پائے اور کھال کو بھی شریک کر لیا تو جس طرف مذکورہ چیزیں ہوں اس طرف اگر گوشت کم ہو تو درست ہے چاہے جتنا بھی کم ہو۔

(البحر الرائق جلد 8 صفحہ 174)

گوشت فروخت کرنا

اگر کسی قربانی کرنے والے نے قربانی کا گوشت فروخت کر دیا تو اس کی

قیمت کے برابر رقم صدقہ کرنا ضروری ہے (البحرالرائق جلد 8 صفحہ 178)
قربانی کا گوشت کافر کو بلا اجرت دینا جائز ہے البتہ غریب مسلمانوں کو دینے کا ثواب زیادہ ہے کیونکہ یہ مستحب ہے۔

(فتاوی ہندیہ جلد 5 صفحہ نمبر 300)

قربانی کی کھال

قربانی کی کھال کو اپنے استعمال میں لانا مثلاً مصلی بنایا جائے یا چمڑے کا کوئی ڈول وغیرہ بنالیا جائے یہ جائز ہے لیکن اگر اسکو فروخت کیا تو اس کی قیمت اپنے خرچ میں لانا جائز نہیں بلکہ اس کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

قربانی کی کھال کسی خدمت کے معاوضے میں دینا جائز نہیں، اس لیے مسجد کے مؤذن یا امام وغیرہ کے حق الخدمت (تنخواہ) کے طور پر ان کو کھال دینا درست نہیں۔

قربانی کی کھال کی قیمت کو مسجد کی مرمت یا اور کسی نیک کام میں لگانا درست نہیں، خیرات ہی کرنا چاہیے۔

(البحراالرائق جلد 8 ص 178)

قصاب کی اجرت

قصاب کی اجرت الگ رقم سے دی جائے، قربانی کے جانور کے کسی جزء مثلاً گوشت کھال وغیرہ سے اجرت نہ دیں جائے اگر کھال اجرت میں دی ہے تو اسکی قیمت کے برابر صدقہ کرنا لازم ہے۔

(شامی جلد 7 صفحہ 328)

مدارس اسلامیہ کے غریب اور نادر طلباء ان کھالوں کا بہترین مصرف ہیں، اسمیں صدقہ کا ثواب بھی ہے اور احیائے علم دین کی خدمت بھی۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی یاد رکھی جائے کہ نام نہاد این جی اوز اور لسانی، سیاسی اور فرقہ وارانہ جماعتوں کو قربانی کی کھال دینا جائز نہیں۔ اگر کھال غلط جگہ دیدی تو قربانی کا تمام اجر و ثواب بھی ضائع ہو جائے گا۔

عشرہ ذالج کے احکام

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ا نے فرمایا ہے کہ جو شخص ماہ ذی الحجہ کا چاند دیکھ لے اور اسکا قربانی کرنیکا ارادہ ہو تو چاہیے کہ اپنے بال اور ناخن سے کچھ بھی نہ کاٹے۔

(مسلم و نسائی جلد 2 صفحہ 201)

عشرہ ذی الحجہ میں عبادت کا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ا نے ارشاد فرمایا کہ بقر عید کے اول دس دنوں میں روزہ رکھنے سے ایک روزے کا ثواب ایک سال کے روزوں کے برابر ملتا ہے اور ان دنوں کی راتوں میں روزانہ نمازوں میں قیام کرنے سے شب قدر میں قیام کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

(رواہ الترمذی)

شب عید کی عبادت

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ا نے فرمایا کہ

جس شخص نے دونوں عیدوں کی راتوں کو ثواب کا یقین رکھتے ہوئے قیام کیا اسکا دل اللہ ایسے دن زندہ کرے کا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہونگے (یعنی قیامت کے دن خوف و گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا)۔

یوم عرفہ کا روزہ

رسول اللہ ا نے فرمایا کہ جس شخص نے عرفہ کے دن کا روزہ رکھا تو میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ اسکے ایک سال کے اگلے اور پچھلے سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

(ترمذی)

تکبیرات تشریق

نویں (9) ذالحجہ کی فجر کی نماز سے لیکر تیرہ (13) ذوالحجہ کی عصر کی نماز تک فرض نماز کا سلام پھیرتے ہی ایک مرتبہ بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے۔ عورتیں آہستہ آواز سے پڑھیں۔

الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

تکبیر تشریق ہر فرض نماز کے بعد صرف ایک مرتبہ کہنے کا حکم ہے اور

صحیح قول کے مطابق ایک سے زیادہ مرتبہ کہنا خلاف سنت ہے۔ (فتاویٰ شامی، فتاوی دار لعلوم دیوبند)

اجتماعی قربانی

موجوہ دور میں اجتماعی قربانی کا رواج عام ہو رہاہے اور بہت سارے ادرے یہ خدمت انجام دے رہے ہیں یہ جائز ہے شرعًا اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے بلکہ اگر کھال کی وجہ سے جان کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں اجتماعی قربانی میں حصہ لینے کو ترجیح دینا بہتر ہے تاکہ قربانی بھی ہو جائے اور پریشانی بھی نہ ہو اور کھال بھی مستحق لوگوں کو مل جائے، اجتماعی قربانی میں ایک بات کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ جان بوجھ کر حرام آمدنی والے افراد نیز بد عقیدہ افراد کو شریک نہ کیا جائے ورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی۔ اس لئے اجتماعی قربانی کا انتظام کرنے والوں پر ضروری ہے کہ اس بات کا خیال رکھیں اور اسکی آسان صورت یہ ہے کہ جہاں حصوں کی بکنگ ہوتی ہے وہاں بڑے حروف میں یہ اعلان لکھ کر لگایا جائے کہ حرام آمدانی والے نیز بد عقیدہ لوگوں مثلًا سود جوا بینک انشورنس ڈاکہ اور چوری کے رقم والے افراد اور جن کے عقائد اہل سنت و الجماعت کے خلاف ہوں وہ لوگ اجتماعی قربانی میں شرکت نہ کریں ورانہ خود زمہ دار ہوں گے۔ اجتماعی قربانی میں مشترکہ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے جن سات شریکوں کی طرف سے یہ قربانی ہے اسکا تعین اور ذبح کرتے وقت ان کی طرف سے قربانی کی نیت کرنا ضروری ہے ورنہ تعین نہ ہونے کی وجہ سے قربانی صحیح نہ ہوگی۔

اگر اجتماعی قربانی میں رقم بچ جائے تو بقیہ رقم واپس کرنا لازم ہوگا رقم جمع کرنے والوں کی اجازت کے بغیر بچی ہوئی زائد رقم اجتماعی قربانی کرنیوالوں کے لئے رکھنا جائز نہ ہوگا، ہاں اجتماعی قربانی کرنے والے اجرت کے طور پر کچھ لینا چاہیں تو ابتدہی سے متعین کر کے لے سکتے ہیں۔

(فتاوی رحیمیہ جلد 10 صفحہ 45)

جامعہ بنوریۃ العالمیہ میں سالہا سال سے بھی اجتماعی قربانی کی جاتی ہے اور احسن انداز میں حُسن ترتیب کے ساتھ ممتاز علمائے کرام و مفتیانِ عظام کی زیر نگرانی سارا کام کیا جاتا ہے، جس کے لیے شہر بھر میں بکنگ اور بعدازاں گوشت کی تقسیم کے مراکز قائم کیے جاتے ہیں۔

خواہش منداحباب اس سلسلے مین جامعہ بنوریہ عالمیہ کے دفترِ اہتمام سے رجوع کرسکتے ہیں۔

وما توفیقی إلا باللہ

قارئین کرام کی توجہ کیلئے

موجودہ معاشرے اور نوجوان نسل کے اذہان کے تناظر میں دینی رہنمائی کیلئے وقت کی تنگی اور مطالعہ کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ مختصر رسالے شائع کئے جاتے ہیں۔ ان رسالوں کی اشاعت کا مقصد گھر گھر اور دَر دَر دینی معلومات کو پہنچانا اور خالصتاً اللہ امت کی اصلاح ملحوظ ہے۔

اس نیک مقصد میں آپ بھی معاون بن کر حسب توفیق اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ ماہانہ ایک ہزار (=/1000) روپے سے باقاعدہ ممبر شپ حاصل کرسکتے ہیں۔ آپ کے دیئے ہوئے ایڈریس سے مقررہ تاریخ اور مقررہ وقت پر ہمارا نمائندہ رسید کے ساتھ وصول کرتا رہے گا۔

قارئین کرام اپنی استعداد کے مطابق ایک ہزار سے کم اور زیادہ رقم سے بھی ممبر شپ حاصل کرسکتے ہیں، نیز کئی ماہ کی رقم یکمشت بھی ادا فرما سکتے ہیں۔

اس کے عوض شائع ہونے والا ہر رسالہ (جو مختلف موضوعات پر ہوتا ہے بذریعہ ڈاک آپ کو ارسال کیا جاتا رہے گا۔

قارئین کرام اپنے کرم فرماؤں کے ایصال ثواب کیلئے اپنی خواہش کے مطابق عامۃ الناس کی دینی رہنمائی کا فریضہ ادا کرسکتے ہیں۔

آپ جامعہ بنوریہ عالمیہ کے دیے ہوئے آن لائن اکاؤنٹ میں بھی رقم جمع کروا کر بنک سلپ دے کر رسید حاصل کرسکتے ہیں۔

الملتمس : مفتی محمد نعیم رئیس و شیخ الحدیث الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ سائٹ کراچی

اپیل!

بحمد اللہ تعالیٰ! محدود صفحات اور مختلف موضوعات پر مشتمل اصلاح امت کے عنوان سے پابندی سے آنے والے رسالے عوام الناس میں پذیرائی حاصل کررہے ہیں۔ اس کار خیر میں حصہ ڈالنے کے لیے قارئین سے اپیل کی جاتی ہے کہ اپنی بساط کے مطابق اس کی نشر واشاعت میں حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کریں۔

رقم جمع کرانے کیلئے اکاؤنٹ

Jamia Binoria Trust
UBL,S.I.T.E.,Karachi,Pakistan

رابطہ کیلئے: مولانا محمد جنید صاحب
02132575228+02132575229
موبائل: 0322-2394550

اشتہارات، رسید بکیں، پمفلٹ، کمپوزنگ سمیت کتابیں رسائل کے دیدہ زیب ٹائٹل بنوانے اور اعلیٰ پرنٹنگ کے لیے رابطہ کریں: ملک صادق شہزاد 0300-3970930